فتاویٰ اصحاب الحدیث



فسئلوا

اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

تالیف فضیلۃ الشیخ ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد

اسلامیہ مکتبہ
MAKTABA ISLAMIA

CamScanner

فتاویٰ اصحاب الحدیث

7

تالیف

فضیلۃ الشیخ ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد

اسلامیہ مکتبہ
MAKTABA ISLAMIA

مکتبہ اسلامیہ

maktabaqudusia.com

فہرست مضامین

- مقدمہ ---- 19
- برصغیر میں شعبہ فتوی نویسی کے اعلام ---- 23
- عصر حاضر کے مجموعہ ہائے فتاوی اہل حدیث ---- 24
- فتاوی اصحاب الحدیث ---- 24

توحید و رسالت

- اللہ تعالیٰ کے لیے لفظ ''قدیم'' کا استعمال ---- 32
- سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی صحابیت ---- 33
- نواقض الاسلام ---- 35
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذرائع آمدن ---- 36
- اللہ تعالیٰ کا ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرنا ---- 38
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا ---- 39
- اللہ کے ہاں کلمہ طیبہ امانت رکھنا ---- 40

طہارت و وضو

- وضوء کے لیے ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کرنا ---- 42
- آپریشن کے بعد خون جاری رہنا ---- 43
- وضوء کے وقت پاؤں کا دھونا یا اس پر مسح کرنا ---- 44
- کیا نسوار اور سگریٹ ناقص وضوء ہے؟! ---- 46
- ہیئر کلر کا استعمال ---- 47
- اعصابی دباؤ کی وجہ سے مادہ تولید کا خارج ہونا ---- 48
- جنبی کا پانی میں ہاتھ ڈالنا ---- 48
- تیمم کرتے وقت ہاتھوں پر پھونک مارنا ---- 49
- سردیوں میں غسل جنابت ---- 50

maktabaquddusia.com

CamScanner

- سورج گرہن اور ہمارے توہمات ---------- 80
- نماز اشراق اور اس کی فضیلت ---------- 80
- نابینا کی امامت ---------- 81
- مرد اور عورت کی نماز میں فرق ---------- 82
- دوران نماز انگلیاں چٹخانا ---------- 83
- جلسہ استراحت ---------- 84
- نماز میں فاتحہ سے پہلے ''بسم اللہ'' پڑھنا! ---------- 84
- اوقاتِ نماز میں حکمت ---------- 86
- تشہد بیٹھنے کا طریقہ ---------- 87
- نمازوں کو جمع کرنا ---------- 89
- بیمار عورت کی قضاء شدہ نمازیں ---------- 89
- نماز میں عورت کا اپنے قدموں کو ڈھانپنا ---------- 90
- نمازِ تراویح کی تعداد؟! ---------- 91
- تراویح گھر میں یا مسجد میں؟ ---------- 93
- نابالغ لڑکے کا تراویح پڑھانا ---------- 94
- غیر معمولی ایام میں نمازوں کے اوقات ---------- 95
- رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ ---------- 97
- دوپٹے کی کناری پر سجدہ کرنا ---------- 99
- ماسک پہن کر نماز پڑھنا ---------- 100
- کرونا وائرس اور مساجد میں نماز باجماعت ---------- 102
- دوران سجدہ بازوؤں کی حالت ---------- 104
- استخارہ اور اس کے آداب ---------- 106
- کسی دوسرے سے استخارہ کرانا ---------- 107
- قرآنی استخارہ ---------- 109
- قبولیت دعا کے آداب ---------- 110
- نمازِ مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھنا ---------- 112

maktabaqudduss.com

CamScanner

مقدمہ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين وعلى آله الطيبين الطاهرين ، وأصحابه الغر الميامين وعلى من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين ، ثم أما بعد:

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں جب انسان کو بسایا تو اس کے ساتھ ہی اس کی ضروریات کی تکمیل کے لیے مختلف جاندار وغیر جاندار اشیاء کے ظہور کو بھی ممکن بنایا۔ اس لیے انسان اپنی اور اپنے جیسے دیگر انسانوں کی سہولت اور آرام کی خاطر مختلف شعبہ جات کو ابتداء آفرینش سے ہی اپناتا آرہا ہے۔ ظاہری ضروریات کے ساتھ ساتھ روحانی اور باطنی ضروریات کی تکمیل بھی ضروری تھی، اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے سلسلہ انبیاء علیہم السلام جاری فرمایا۔ جو آخری پیغمبر جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے بعثت اور پھر ان کا اپنے رب کے حضور حاضر ہونے پر ختم ہوا۔ اب جو انسان لوگوں کی باطنی و روحانی ضروریات کی تکمیل کی خاطر علم وتعلم میں مصروف ہوتا ہے، علم نافع کے حصول میں مگن ہوکر اس آخری امت کی رہنمائی کا اہتمام کرتا ہے، یقیناً وہ ایک بہترین پیشہ سے منسلک ہے۔ بلکہ شریعت محمدیہ ﷺ میں تو باقاعدہ ایسے شعبہ کے قیام کو ہر وقت اور زمانے کی بنیادی اور اساسی ضرورت سمجھتے ہوئے اس کے وجوب کی طرف اشارہ فرمایا ہے:

﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ﴾ (التوبة:122)

''اور ممکن نہیں کہ مومن سب کے سب نکل جائیں، سو ان کے ہر گروہ میں سے کچھ لوگ کیوں نہ نکلے؟ تاکہ وہ دین میں سمجھ حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو ڈرائیں، تاکہ وہ بچ جائیں۔''

پھر علم شرعی کے حصول کے بعد اس کی نشر واشاعت اور اس کے مطابق عامۃ الناس کی رہنمائی واجب کی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ﴾ (آل عمران : 187)

''اور جب اللہ تعالیٰ نے ان سے پختہ عہد لیا جنہیں کتاب دی گئی کہ تم ہر صورت اسے لوگوں کے لیے صاف صاف بیان کرو گے اور اسے نہیں چھپاؤ گے۔''

اور پھر علم شرعی کی بات چھپانے یا غلط رہنمائی کرنے والے کے بارہ میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی اس منصب

جہاں یہ منصب اور شعبہ فضیلت والا ہے وہیں انتہائی حساس بھی ہے۔فتوی نویسی یا فتوی دینا جتنا عظیم الشان ہے، اس سے کہیں زیادہ یہ ایک انتہائی نازک ذمہ داری ہے، کیونکہ مفتی، اللہ تعالیٰ اور بندوں کے درمیان واسطہ ہے اور رسول اللہ ﷺ کا نائب بن کر احکامِ شرعیہ میں لوگوں کی راہنمائی کرتا ہے۔

اسی لیے علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ:

''مفتی کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ فتوی دینے میں کس کا نائب اور قائم مقام ہے؟'' [1]

فتوی دینا محض ذاتی رائے یا مشورہ دینے کا نام نہیں ہے، بلکہ جس طرح احکام کے استنباط، استخراج اور اجتہاد کے لیے اصول مقرر کیے گئے ہیں، اسی طرح اہلِ علم نے فتوی دینے کے اصول وضوابط طے کیے ہیں، جن کو سمجھ کر ذہن نشین کرنا، اور فتوی دیتے وقت ان کی رعایت رکھنا لازم وضروری ہے۔

جب کہ قرآن وحدیث اور اقوال صحابہ اور فہم سلف اس شعبہ کی اساس اور بنیاد ہیں۔ جب تک انسان ان ٹھوس بنیادوں میں مہارت حاصل نہیں کرتا تب تک اسے فقہی بصیرت کا ملکہ حاصل نہیں ہوتا۔اس منصب کے آداب وتقاضے اور اصول وضوابط پر علماء نے خوب لکھا ہے جو کوئی اس منصب وشعبہ کی اہلیت اور قواعد وضوابط سے روشناس ہونا چاہتا ہے اس کے لیے درج ذیل کتب کا مطالعہ مفید رہے گا:

1۔ ''الفقیه و المتفقه'' حافظ خطیب بغدادی رحمہ اللہ۔

2۔ ''ادب المفتی و المستفتی'' حافظ تقی الدین ابن صلاح رحمہ اللہ۔

3۔ ''آداب الفتوی و المفتی و المستفتی'' امام نووی رحمہ اللہ۔

4۔ ''اعلام الموقعین'' علامہ ابن قیم جوزی رحمہ اللہ۔

5۔ ''عقود رسم المفتی'' علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ۔

ذرائع ابلاغ کی وسعت، اسی طرح انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ترقی اور تنوع کی وجہ سے اس کی حساسیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ جبکہ ضرورت تو پہلے ہی دوچند اور مسلمہ ہے کیونکہ سوشل میڈیا کے پلیٹ فارم سے کوئی بھی رائے، مسئلہ اور دینی معاملہ کی تعبیر وشرح پر مشتمل تحریر وگفتگو چند سیکنڈز ہی نہیں بلکہ پلک جھپکنے سے زیادہ تیزی سے لوگوں تک پہنچتی ہے۔ اخبارات، رسائل، ریڈیو، ٹیلی ویژن، اور عالمی مواصلاتی نیٹ ورکس اور دیگر دستیاب ذرائع سے بالعموم دین کی سطحی رہنمائی پیش کی جاتی ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ قرآن وسنت اور فہم سلف کی روشنی میں ان آراء وافکار کا نا صرف یہ کہ محاسبہ کیا جائے بلکہ لوگوں تک صحیح دینی رہنمائی پیش کرنے کا اہتمام کیا جائے، اور اس معاملہ میں انسان کا مطمع نظر صرف اور صرف اللہ کی رضا ہو۔دنیاوی مناصب کا حصول، ریاکاری، دولت اور دنیا کی طمع اس منصب کی توہین ہے۔امام احمد بن

---

[1] اعلام الموقعین: 11/1.

maktabaqudusia.com

CamScanner

نبی کریم ﷺ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بالخصوص خلفاء راشدین کا عہد فتویٰ نویسی کے حوالے سے اہم ہے۔ خلفاء راشدین کے ان احکامات، مکاتیب اور فتاویٰ جات کو ایک جگہ جمع کرنے کی مختلف مساعی برصغیر میں ہوئی ہے اور ان کے فتاوی پر مشتمل مجموعات منصۂ شہود پر آ چکے ہیں۔ صحابہ کے دور میں بھی زیادہ تر فتاوی زبانی دیے جاتے تھے۔ کچھ صحابہ کرام تو وہ ہیں کہ جن سے بہت زیادہ فقہی مسائل منسوب ہیں مثلاً خلفاء اربعہ وغیرہ جبکہ بعض متخصصین صحابہ کا طبقہ بھی ہے جیسے حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابوموسی اشعری اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اجمعین۔ عصر حاضر کے بعض مسائل میں اختلاف کی وجہ ان کبار صحابہ کی طرف منسوب اقوال بھی ہیں۔ یہی سلسلہ پھر تابعین اور تبع تابعین میں بھی جاری رہا۔ لوگ اپنے اپنے ادوار میں شرعی رہنمائی کے لیے مختلف مسائل میں تابعین کی طرف رجوع کرتے اور یہ طبقہ تابعین قرآن وحدیث اور صحابہ کے آثار واقوال کی روشنی میں ان کی دینی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتا رہا۔

چونکہ ایک مسلمان کو دینی اور دنیاوی معاملات میں جدید مسائل کا سامنا بھی رہتا ہے؛ اس لیے مسلم معاشرہ میں اس شعبہ کی موجودگی ضروری تھی۔ نبی کریم ﷺ کے دور سے لے کر اب تک علماء نے اس اہم ذمہ داری کو نبھایا اور اس کے اصول، شرائط اور آداب پر بھی سیر حاصل گفتگو کی ہے۔

برصغیر میں شعبہ فتوی نویسی کے اعلام:

سرزمین عرب کہ جہاں سے اسلام کا سورج طلوع ہوا، بہت سارے علماء نے اس شعبہ کی خدمت کی اور اس کے خدوخال کو واضح کیا۔ لیکن یہ سلسلہ صرف عرب تک ہی محدود نہیں رہا۔ بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ جہاں جہاں اسلام پہنچا، وہاں کے ضروف حالات کے پیشِ نظر مسائل کے استنباط کے لیے اس شعبہ کا وجود بھی عمل میں آیا۔ برصغیر میں تاریخی اعتبار سے باقاعدہ فتوی نویسی کا آغاز شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کی تصانیف سے ہوا، ان کے بعد ان کے تلامذہ اور جانشینوں مثلاً شاہ عبد العزیز اور شاہ محمد اسحاق رحمہ اللہ نے اس سلسلہ کو آگے بڑھایا۔ شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی کے شاگرد اور جان نشیں میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ سے بے شمار علماء نے کسب فیض کیا اور علم شریعت کے مختلف علوم وفنون کی خدمت کی۔ اہل حدیث مکتبہ فکر کے علماء نے فکر محدث نذیر حسین دہلوی کو عام کیا اور کتاب وسنت کی اساس پر مسائل کا استنباط کرتے ہوئے تصانیف پیش کیں۔ اہل حدیث مکتبہ فکر کا امتیاز یہ ہے کہ وہ استنباط مسائل میں نصوص قرآن وحدیث کو ہی اولیت اور اساس بناتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ آثار سلف اور فقہائے اربعہ کے اقوال سے مسائل کو اس انداز سے واضح کرتے ہیں کہ جو اقرب الی الصواب ہو اسے ترجیح دی جائے۔ گویا فتوی کا اصل مدار قرآن وسنت کی نصوص ہی رہے گا۔ مسلک اہل حدیث کے وہ علماء جنہیں فتوی نویسی کے اعلام کہا جاسکتا ہے ان میں میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ (فتاوی نذیریہ از میاں محمد نذیر حسین محدث دہلوی 1805-1902)، نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ (مجموعہ فتاوی از نواب صدیق حسن خان (1248-1307)، مولانا عبد الجبار غزنوی رحمہ اللہ (فتاوی غزنویہ از مولانا عبد الجبار غزنوی 1852-